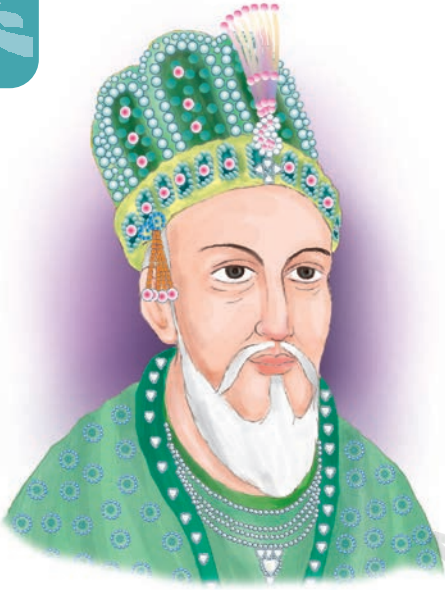




4822CH16

پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار



عامر آج بہت خوش تھا۔ اس کے اسکول میں آزادی کا جشن منایا جا رہا تھا۔ اس موقع پر اسکول میں ایک ڈراما اسٹیج کیا گیا۔ ڈرامے کا موضوع تھا 'بہادر شاہ ظفر'۔ پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار۔ عامر نے بھی ڈرامے میں حصہ لیا۔ ڈراما بہت پسند کیا گیا اور سب نے طلباء کی بہت تعریف کی۔ عامر کے ابو بھی پروگرام دیکھنے گئے تھے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے عامر کو شاباشی دی۔ عامر نے کہا ”ابو! مجھے 1857ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں کچھ اور بتائیے۔“

ابو نے کہا ”بیٹا یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کے تاجر بن کر اپنے ملک کا مال بیچنے آئے اور یہاں کی چیزیں اونے پونے داموں میں خرید کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ دھیرے دھیرے وہ بعض ہندوستانی صنعتوں کے مالک بن بیٹھے۔ اپنی چالاکی اور مکاری سے انھوں نے ملک کے انتظامات میں بھی دخل دینا شروع کر دیا۔ 1837ء میں جب بہادر شاہ ظفر بادشاہ بنایا گیا تو مغلوں کی حکومت برائے نام رہ گئی تھی۔ عام طور پر اعلان کیا جاتا تھا ”ملک بادشاہ کا، حکم کمپنی بہادر کا۔“

عامر نے حیرت زدہ ہو کر کہا — ”ابو! تو بادشاہ انگریزوں کی بات مانتے ہی کیوں تھے؟“

”بیٹا! انگریز طاقتور ہو گئے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج بھی بنالی تھی۔“ ابو نے جواب دیا۔

”تو کیا اتنے بہت سے انگریز ہندوستان آگئے تھے کہ ان کی فوج بھی بن گئی۔“ عامر نے پوچھا۔



اُو نے جواب دیا — ”نہیں! انگریز ہندوستانیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرتے رہتے تھے۔ تنخواہ انگریز دیتے تھے، اس لیے ہندوستانی سپاہی ان کا حکم مانتے تھے۔“

”تو کیا بادشاہ کے پاس فوج نہیں تھی؟“ عامر نے پوچھا۔

اُو نے جواب دیا — ”فوج تو تھی لیکن برائے نام۔“

”پھر 1857ء کی جنگِ آزادی کیسے لڑی گئی؟“ عامر نے سوال کیا۔

اُو نے بتایا — ”انگریزوں کا ظلم اور ان کی ناانصافی بڑھتی جا رہی تھی۔ عوام میں بے چینی تھی۔ بہادر شاہ ظفر کو بھی ان حالات کا علم تھا۔ وہ اپنے ملک کو انگریزوں سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ اُدھر اودھ کی بیگم حضرت محل، جھانسی کی رانی لکشمی بائی، بہار کے بابو کنور سنگھ، نانا صاحب پیشوا اور تانٹیا ٹوپے وغیرہ اپنے اپنے علاقوں میں انگریزوں کے قدم اکھاڑنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے تھے۔“

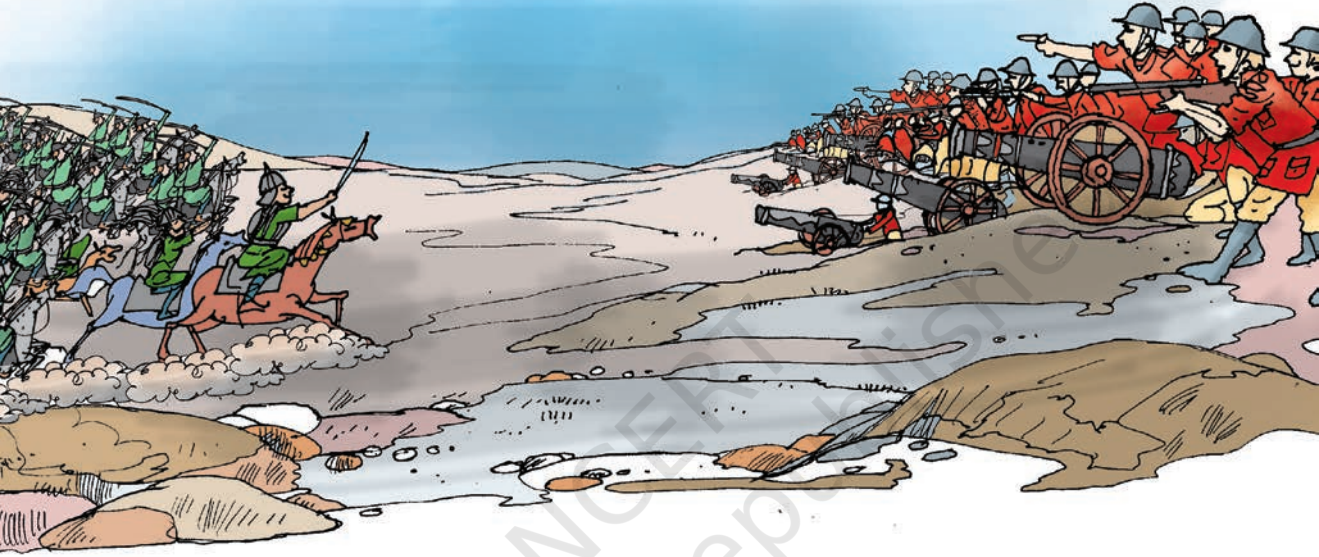


عامر نے کہا — ”اُو! اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے ملک میں لوگ انگریزوں کے خلاف ہو گئے تھے۔“
 اُو نے کہا — ”ہاں بیٹا! انگریزی فوج کے ہندوستانی سپاہیوں میں بھی انگریزوں کے خلاف بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ انگریز اُن ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے۔ انگریزوں کے خراب رویے اور بعض دوسرے معاملات کی وجہ سے میرٹھ چھاؤنی کے ہندوستانی سپاہیوں نے بغاوت کر دی۔ انھوں نے کچھ انگریز افسروں کو قتل کر دیا۔ 10 مئی 1857ء کو پانچ ہزار سپاہیوں نے دلی کا رُخ کیا۔ اگلے دن وہ سپاہی لال قلعہ پہنچے، بہادر شاہ ظفر کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ اُن سے درخواست کی کہ وہ ان کی کمان سنبھالیں۔“

”اس کا مطلب یہ ہوا کہ انگریزوں کی فوج اب بہادر شاہ ظفر کی فوج ہو گئی۔“ عامر نے پوچھا۔
 اُو نے جواب دیا — ”ہاں! جس فوج نے بغاوت کی تھی، وہ اب بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ہو گئی تھی۔ انھوں نے فوج کی کمان جنرل بخت خاں کو سونپ دی۔ ان کی سربراہی میں ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دلی سے بھگادیا۔“
 ”تو پھر یہ جنگ ناکام کیوں ہوئی؟“ عامر نے پوچھا۔

اُو نے بتایا — ”اس لیے کہ انگریزوں کی فوجیں دلی کے باہر مورچے بنائے ڈٹی رہیں۔ انگریز اپنی فوجی طاقت بڑھانے میں لگے رہے۔ وہ ہندوستان پر مکمل حکومت کے خواب کو ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ ان کے جاسوس شہر میں پھیلے ہوئے تھے اور ہندوستانی فوج کی پل پل کی خبریں انگریزوں کو پہنچا رہے تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں نے پانچ مہینے تک ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا، لیکن یہ فوج منظم نہ تھی۔ ان کے پاس وسائل کی بھی کمی تھی۔ اس وجہ سے انگریز دلی پر دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔“
 ”اوہو! تو اس وجہ سے یہ جنگ ناکام ہوئی۔“ عامر نے کہا۔

اُو نے جواب دیا — ”ہاں، اس وقت انگریزوں کی چالاکی ہم پر بھاری پڑی۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ بہادر شاہ ظفر گرفتار کر لیے گئے اور ان کے دویٹیوں کو سرِ عام گولی مار دی گئی۔ انگریزوں نے آزادی کی اس جنگ کو غدر کا نام دیا۔ بہادر شاہ ظفر پر مقدمہ چلا کر انھیں بغاوت کا ذمے دار قرار دیا اور جلاوطن کر کے رنگون بھیج دیا۔“



”اپنے وطن سے دُور؟“ عامر نے پوچھا۔

اُٹو نے کہا — ”ہاں! بہادر شاہ ظفر کو اپنے وطن سے بہت محبت تھی۔ وہ ہندوستان واپس آنا چاہتے تھے لیکن انگریزوں نے ان کی ایک نہیں سنی۔ بہادر شاہ ظفر نے یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی کہ ان کی موت کے بعد اُن کو ہندوستان میں دفن کیا جائے۔ انگریزوں نے یہ خواہش بھی پوری نہیں ہونے دی۔ 9 نومبر 1862ء کو ان کی وفات ہوئی اور وہ رنگون ہی میں دفن کیے گئے۔ برسوں بعد جب آزادی کی تحریک نے زور پکڑا تو نیتاجی سبھاش چندر بوس نے اپنی آزاد ہند فوج کے ساتھ پہلی جنگِ آزادی کے اس سپہ سالار کے مزار پر حاضری دی۔ انھوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ بہادر شاہ ظفر کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔

بہادر شاہ ظفر کی رہنمائی میں آزادی کی جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ 15 اگست 1947ء کو کامیاب ہوئی، اُسی کی یاد میں آج تمھارے اسکول میں جشن منایا گیا۔“





معنی یاد کیجیے:

1

موضوع	:	وہ بات جس کے بارے میں کچھ کہا یا لکھا جائے
سپہ سالار	:	فوج کا سربراہ
حیرت زدہ	:	حیران
برائے نام	:	نہ ہونے کے برابر
نجات	:	چھٹکارا، رہائی
بغاوت	:	اپنے حق کے لیے لڑنا، دوسرے کی حکمرانی سے انکار کرنا
بدسلوکی	:	برابرتاؤ
وسائل	:	وسیلے کی جمع، ذریعے
سرِ عام	:	کھلم کھلا، عوام کے سامنے
غدر	:	ہنگامہ، شورش
جلاوطن	:	دیس نکالا
باقیات	:	بچی ہوئی چیزیں

سوچیے اور بتائیے:

2

- (i) انگریز ہندوستان میں کس کمپنی کے تاجر بن کر آئے؟
- (ii) 1857ء میں جو لوگ انگریزوں کے خلاف تھے اُن کے نام بتائیے؟

- (iii) بہادر شاہ ظفر نے فوج کی کمان کس جنرل کو سونپی؟
 (iv) انگریز دوبارہ دہلی پر قابض ہونے میں کیوں کامیاب ہو گئے؟
 (v) پہلی جنگِ آزادی کو انگریزوں نے کیا نام دیا؟
 (vi) سبھاش چندر بوس کی فوج کا نام کیا تھا؟

نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

3

قدم اکھڑنا اونے پونے خریدنا بھاری پڑنا

نیچے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھیے:

4

موت آزادی کامیاب خراب جواب

نیچے دیے ہوئے جملوں میں فعل کی نشان دہی کیجیے:

5

- (i) ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دہلی سے بھگا دیا۔
 (ii) بہادر شاہ ظفر کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔
 (iii) ہندوستانی سپاہیوں نے ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا۔
 (iv) بہادر شاہ ظفر کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔

عملی کام:

6

ایسی پانچ جگہوں کے نام لکھیے جن کا ذکر جنگِ آزادی کے سلسلے میں کیا جاتا ہے۔